مکتبہ اسلامیہ

تالیف

فضیلۃ الشیخ أبو سالم النذیر

ترجمہ وتعلیق
ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

تخریج ونظرثانی
مولانا محمد ارشد کمال

مکتبہ اسلامیہ

فہرست

جہنم سے بچنے کی فکر 7
جہنم کا باعث بننے والے اعمال 7
جہنم سے بچنے کی تلقین 8
جہنم کی ماہیت اور مختلف نام 10
النار (آگ) 11
جہنم (دوزخ) 11
جحیم (آگ کا گڑھا) 11
السعیر (بھڑکنے والی آگ) 11
سقر (جھلس دینے والی آگ) 12
الحطمة (توڑ مروڑ کر رکھ دینے والی) 12
دار البوار (تباہی کا گھر) 12
جہنم کہاں ہے۔ 13
جہنم کی آگ کا اس وقت موجود ہونا، کیا کوئی اسے دیکھ سکتا ہے؟ 14
جہنم فنا نہیں ہوگی 20
جہنم کے دروازے 23
جہنمیوں کو جہنم میں داخل کر کے دروازے بند کر دیے جائیں گے 24

جہنم کے دروازے رمضان المبارک میں بند کر دیے جاتے ہیں 24
جہنم کی وسعت 25
جہنم دیکھتی اور بولتی ہے 27
جہنم کی ایک گردن، دو آنکھیں، دو کان اور ایک زبان ہے 29
جہنم کا ایندھن 29
جہنم کی آگ کی شدت 31
جہنم کی آگ کبھی ٹھنڈی نہیں ہوگی 32
نار جہنم ہر روز بھڑکائی جاتی ہے 33
جہنم کے طبقات 34
جہنم کا حجاب 34
جہنم کے داروغے 37

عذاب کی شدت اور خفت کے اعتبار سے جہنمیوں کی قسمیں

سب سے پہلے جہنم میں جانے والے 39
جہنم میں زیادہ تعداد کن کی ہوگی؟ 41
عورتیں 43
وہ لوگ جو جہنم سے نکال لیے جائیں گے 44

- وہ شخص جو سب سے آخر میں جہنم سے نکالا جائے گا 49
- وہ جہنمی جس کو سب سے کم عذاب دیا جائے گا 50
- وہ لوگ جن کو شدید ترین عذاب دیا جائے گا 51

جہنم کے عذاب کی مختلف قسمیں

- جہنمیوں کا سلام 54
- چمڑوں کا جلنا اور ان کی تبدیلی 56
- جہنم میں کافر کا جسم بڑا کر دیا جائے گا 56
- پگھلانے کا عذاب 57
- چہرے کو عذاب دے کر رسوا کیا جائے گا 58
- زنجیروں میں جکڑ کر گھسیٹا جائے گا 61
- جہنم کی آگ کفار کا گھیراؤ کرے گی 62
- آگ دلوں پر چڑھ جائے گی 63
- انتڑیاں باہر نکل آئیں گی 63
- زنجیروں میں پرو دیا جائے گا 64
- ہتھوڑوں سے ان کی مرمت 64
- باطل معبود بھی جہنم میں 65
- حسی اور ذہنی سزائیں 66
- موت کی تمنا 69

جہنمیوں کے ماکولات اور مشروبات

- جہنمیوں کے ماکولات 70
- جہنمیوں کے مشروبات 73
- جہنمیوں کے ملبوسات 77

جہنم سے بچنے کی فکر

جو لوگ قیامت کے دن نقصان میں ہوں گے وہ سب سے بڑے خسارے میں ہوں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴾ [1]

”لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو کنارے پر رہ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے، اگر اس کو کوئی فائدہ حاصل ہو تو مطمئن رہتا ہے، اور اگر کوئی آزمائش آپڑے تو اپنا رخ پھیر لیتا ہے، ایسا شخص دنیا و آخرت کے خسارے میں ہے اور یہ بہت بڑی ناکامی ہے۔“

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴾ [2]

”کہہ دیجئے! بے شک نقصان اٹھانے والے تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو قیامت کے روز خسارے میں ڈال دیا، یاد رکھو! یہ کھلم کھلا نقصان ہے۔“

جہنم کا باعث بننے والے اعمال

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

[1] ۲۲/ الحج: ۱۱۔ [2] ۳۹/ الزمر: ۱۵۔

﴿ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴾ [1]

”جو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اللہ کی حدوں کو پامال کرے گا، اللہ اسے جہنم رسید کر دے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا، اور اس کے لیے رسوا کن عذاب ہوگا۔“

ایک مقام پر فرمایا:

﴿ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴾ [2]

”جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے گا وہ کھلم کھلا خسارے میں ہوگا۔“

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۡ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾ [3]

”منکرین ایمان کے اعمال ضائع اور اکارت ہیں اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوں گے۔“

جہنم سے بچنے کی تلقین

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں جہنم کی آگ سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے، ارشاد فرمایا:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا

[1] ٤/ النسآء: ١٤۔ [2] ٤/ النسآء: ١١٩۔ [3] ٥/ المآئدۃ: ٥۔

يُؤْمَرُوْنَ۝ ﴾ ❶

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچالو جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے، جس پر بڑے سخت مزاج اور شدید قسم کے فرشتے متعین ہیں، جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے، اور وہی کرتے ہیں جو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) انہیں حکم دیا جاتا ہے۔"

ایک مقام پر فرمایا:

﴿ فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ۝ ﴾ ❷

"(اے لوگو!) اس آگ سے بچو جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے، جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔"

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى۝ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى۝ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى۝ ﴾ ❸

"(اے لوگو!) میں نے تمہیں بھڑکنے والی آگ سے متنبہ کر دیا ہے، جس میں ہر وہ بد بخت داخل ہوگا جس نے اللہ (کے احکام) کی تکذیب کی اور اعراض کیا۔"

جہنم کی آگ سے بچنے کی فکر کرنا اتنا اہم مسئلہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے قریبی رشتہ داروں کو جمع فرما کر انہیں تلقین کی کہ وہ اپنے آپ کو آگ سے بچالیں چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ۝ ﴾ ❹

❶ ٦٦/ التحریم: ٦۔ ❷ ٢/ البقرۃ: ٢٤۔ ❸ ٩٢/ اللیل: ١٤-١٦۔

❹ ٢٦/ الشعراء: ٢١٤۔

''آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں۔''

تو آپ نے سب قریشیوں کو بلایا، اور ان سے فرمایا:

((یَا بَنِیْ کَعْبِ بْنِ لُؤَیٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِّنَ النَّارِ، یَابَنِیْ مُرَّۃَ بْنِ کَعْبٍ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِّنَ النَّارِ، یَا بَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِّنَ النَّارِ، یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِّنَ النَّارِ، یَا فَاطِمَۃُ! اَنْقِذِیْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ، فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا غَیْرَ اَنَّ لَکُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا)) [1]

''اے بنو کعب بن لؤی! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچا لو، اے بنو مرہ بن کعب! تم بھی اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچا لو، اے بنو عبد شمس! تم بھی اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچا لو، اے بنو عبد مناف! تم بھی اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچا لو، اے بنو ہاشم! تم بھی اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچا لو، اے بنو عبد المطلب! تم بھی اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچا لو، اے فاطمہ! تو بھی اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچا لے، یقین کر لو کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچا سکتا، البتہ تمہارے ساتھ جو رشتہ داری ہے اس کے حقوق پورے کرتا رہوں گا۔''

جہنم کی ماہیت

قرآن مجید میں آخرت کے عذاب کا تذکرہ بڑی کثرت سے کیا گیا ہے اور

[1]

اس کی مختلف قسموں کو بیان کیا گیا ہے، تاکہ انسان کو یقین آ جائے اور وہ عذاب سے بچنے کے لیے راہ راست کی طرف لوٹ آئے، کیونکہ کسی چیز کی متعدد انواع و اقسام کا ہونا اس کے حتمی اور یقینی ہونے پر بھی دلالت کرتا ہے۔

النار (آگ)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴾ [1]

"وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلا دیا وہ ہمیشہ کے لیے جہنم کی آگ میں رہنے والے ہوں گے۔"

جھنم (دوزخ)

قرآن مجید میں ہے:

﴿ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۙ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۙ ﴾ [2]

"بلاشبہ جہنم گھات لگائے ہوئے ہے، جو سرکش قسم کے لوگوں کا ٹھکانا ہے۔"

جحیم (آگ کا گڑھا)

قرآن مجید میں ہے:

﴿ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴾ [3]

"اور جہنم کو ظاہر کر دیا جائے گا دیکھنے والوں کے لیے۔"

السعیر (بھڑکنے والی آگ)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

[1] ۲/ البقرۃ: ۳۹۔ [2] ۷۸/ النبأ: ۲۱۔۲۲۔ [3] ۷۹/ النازعات: ۳۶۔

﴿ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ﴾ [1]

''ایک جماعت جنت میں جانے والی ہوگی اور ایک جماعت بھڑکتی ہوئی آگ میں۔''

سقر (جھلس دینے والی آگ)

قرآن مجید میں ہے:

﴿ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ﴾ [2]

''جس دن ان لوگوں کو آگ میں چہروں کے بل گھسیٹا جائے گا کہ چکھو جھلس دینے والی آگ کا عذاب۔''

الحطمة (توڑ مروڑ کر رکھ دینے والی)

قرآن مجید میں ہے:

﴿ كَلَّا لَيُنبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ ﴾ [3]

''خبردار اس (نافرمان) کو ''حطمة'' میں پھینک دیا جائے گا، آپ کو کیا معلوم کہ ''حطمة'' کیا ہے، یہ جلائی ہوئی اللہ کی آگ ہے۔''

دار البوار (تباہی کا گھر)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۚ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴾ [4]

[1] ٤٢/ الشورى: ٧۔ [2] ٥٤/ القمر: ٤٨۔ [3] ١٠٤/ الهمزة: ٤-٦۔

[4] ١٤/ ابراهيم: ٢٨-٢٩

”آپ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری میں بدل دیا اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر جہنم میں اتار دیا جس میں وہ داخل ہوں گے، اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔“

ا۔ جہنم کہاں ہے؟

جہنم کی آگ زمین کے نیچے ہے اور بدکردار لوگوں کا نامہ اعمال بھی مرنے کے بعد نیچے ”سجین“ مقام پر پہنچا دیا جاتا ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝ ﴾ [1]

”خبردار فاجروں کا نامہ عمل سجین مقام میں ہے۔“

”سجّین“ مقام کہاں ہے؟ اس کی وضاحت حدیث پاک میں ہے۔

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری صحابی کے جنازے کے لیے نکلے، جب ہم قبر کے پاس پہنچے تو لحد تیار نہیں ہوئی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے، آپ نے آخرت کے احوال سے متعلق بہت سارے ارشادات فرمائے، ان میں یہ بھی تھا کہ بداعمال شخص کی روح کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: (اُكْتُبُوْا كِتَابَهُ فِيْ سِجِّيْنٍ فِي الْاَرْضِ السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ رُوْحُهُ طَرْحًا......) ”کہ اس کا نامہ اعمال زمین کے نیچے سجّین میں لکھ دو، تو اس کی روح کو نیچے پھینک دیا جاتا ہے۔ [2]

---

[1] ۸۳/ المطففين: ۷۔

[2] مسند احمد ٤/ ۲۸۸، رقم ۱۸۷۳۳، صحیح۔

۲۔ جہنم کی آگ کا اس وقت موجود ہونا، کیا کوئی اسے دیکھ سکتا ہے؟

جہنم کی آگ کے موجود ہونے کے دلائل:

ا: آلِ فرعون کو آگ پر پیش کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴾ [1]

''جہنم کی آگ پر انہیں (فرعون اور اس کی آل کو) صبح وشام پیش کیا جاتا ہے، پھر جب قیامت برپا ہوگی تو حکم ہوگا کہ آلِ فرعون کو سخت ترین عذاب میں جھونک دو۔''

ب: جبریل علیہ السلام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسے دیکھنا: حضرت جبریل علیہ السلام نے جہنم کی آگ کو دیکھا ہے، جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ اَرْسَلَ جِبْرِيْلَ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ: اُنْظُرْ اِلَيْهَا وَ اِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ: فَجَاءَ هَا وَ نَظَرَ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا، قَالَ: فَرَجَعَ اِلَيْهِ، قَالَ: فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا، فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ، فَقَالَ: اِرْجِعْ اِلَيْهَا فَانْظُرْ اِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا، قَالَ: فَرَجَعَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ، فَرَجَعَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: وَ عِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ اَنْ لَّا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ، قَالَ: اذْهَبْ اِلَى

[1] المؤمن: ٤٦

النَّارِ فَانْظُرْ اِلَيْهَا وَ اِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا، فَاِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَرَجَعَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: وَ عِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا، فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ، فَقَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهَا، فَقَالَ: وَ عِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَنْجُوْ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا)) [1]

''جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا فرمایا تو جبریل کو جنت کی طرف یہ کہہ کر بھیجا کہ جنت کو دیکھ اور اس میں اہل جنت کے لیے جو کچھ میں نے انتظام کیا ہے اسے دیکھ، حضرت جبریل علیہ السلام نے جنت اور اہل جنت کے لیے تیار کی گئی نعمتوں کو دیکھا تو واپس آ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عرض کی: آپ کی عزت کی قسم! اس جنت کے متعلق جو بھی سنے گا وہ اس میں داخل ہو جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تو جنت کے ارد گرد مشقتوں اور ناگوار چیزوں کی باڑ کر دی گئی، جبریل علیہ السلام کو پھر حکم دیا کہ جاؤ جنت کی نعمتوں کو دیکھو۔ جبریل نے جب دیکھا کہ اس کے ارد گرد بڑی مشکل چیزوں کی باڑ کر دی گئی ہے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: آپ کی عزت کی قسم! مجھے تو یہ ڈر ہے کہ جنت میں کوئی بھی نہیں جا سکے گا، اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ جاؤ آگ کو دیکھو اور اہل جہنم کے لیے جو عذاب تیار کیے گئے ہیں وہ دیکھو، جبریل نے دیکھا کہ جہنم کے مختلف طبقات باہم متصادم ہیں تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: آپ کی عزت کی

[1] ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب حفت الجنة بالمکارہ ...، رقم: ۲۵٦۰، وقال: هذا حديث حسن صحيح. علامہ البانی نے اسے حسن کہا ہے۔

قسم! جہنم کے متعلق جو بھی سنے گا وہ اس میں داخل نہیں ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تو جہنم کے اردگرد لذتوں اور خواہشوں کی باڑ کر دی گئی اور جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ اب جا کر دیکھو، چنانچہ جبریل علیہ السلام نے دوبارہ دیکھ کر عرض کی کہ آپ کی عزت کی قسم! مجھے تو ڈر ہے کہ جہنم کی آگ سے کوئی بھی نجات نہیں پا سکے گا۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جہنم کی آگ دکھائی گئی، جیسا کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن لگنے کی نماز پڑھی تو فرمایا:

((دَنَتْ مِنِّی النَّارُ حَتّٰی قُلْتُ اَیْ رَبِّ وَ اَنَا مَعَھُمْ، فَاِذَا امْرَأَۃٌ حَسِبْتُ اَنَّہُ قَالَ: تَخْدِشُھَا ھِرَّۃٌ قَالَ: مَا شَأْنُ ھٰذِہٖ؟ قَالُوْا: حَبَسَتْھَا حَتّٰی مَاتَتْ جُوْعًا)) [1]

"جہنم کی آگ میرے اس قدر قریب کر دی گئی کہ میں نے کہا: اے میرے رب! ان لوگوں میں میں بھی موجود ہوں، میں نے آگ میں ایک عورت کو دیکھا جسے ایک بلی نوچ رہی تھی، آپ نے پوچھا کہ اس عورت کا کیا معاملہ ہے؟ فرشتوں نے کہا کہ اس عورت نے بلی کو باندھ دیا تھا حتیٰ کہ وہ بھوک سے مرگئی۔"

دوسری روایت، جسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گرمی کے موسم میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے صحابہ

[1] بخاری، کتاب [illegible]

کرام رضی اللہ عنہم کو نمازِ کسوف پڑھائی، آپ نے اتنا لمبا قیام کیا کہ صحابہ کرام گرنے لگے پھر آپ نے لمبا رکوع کیا، پھر لمبا قیام کیا پھر لمبا رکوع کیا، پھر دو سجدے کیے، پھ دوسری رکعت میں بھی ایسے ہی کیا، اس طرح آپ نے دو رکعات میں ۴ رکوع اور سجدے کیے، پھر فرمایا:

((اِنَّهُ عُرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تُوْلَجُوْنَهُ فَعُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوْ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا اَخَذْتُهُ اَوْ قَالَ: تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصُرَتْ يَدِيْ عَنْهُ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، فَرَأَيْتُ فِيْهَا امْرَأَةً مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَهَا، رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا، وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خُشَاشِ الْاَرْضِ وَفِيْ رِوَايَةٍ، وَرَاَيْتُ فِي النَّارِ امْرَأَةً حِمْيَرِيَّةً طَوِيْلَةً وَرَاَيْتُ اَبَاثُمَامَةَ عَمْرَوبْنَ مَالِكٍ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ)) [1]

"مجھے ہر وہ چیز دکھائی گئی جس سے تمہارا سابقہ پیش آنے والا ہے۔ میرے سامنے جنت پیش کی گئی یہاں تک کہ اگر میں اس سے پھل کا خوشہ توڑنا چاہتا تو توڑ سکتا تھا، اور جہنم کی آگ مجھے قریب کر کے دکھائی گئی، میں نے اس میں بنی اسرائیل کی ایک عورت کو دیکھا جسے بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا، بلی کو اس عورت نے باندھ رکھا نہ تو خود کچھ کھلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ زمین سے کیڑے مکوڑے کھا سکتی۔ ایک روایت میں ہے کہ میں نے آگ میں حمیریہ قبیلے کی سیاہ رنگ کی لمبی عورت دیکھی۔ اور ابوثمامہ عمرو

[1] مسلم، کتاب الکسوف، باب ماعرض علی النبی ﷺ فی صلاة الکسوف من امر الجنة والنار، رقم: ۲۱۰۰، ۲۱۰۱۔

بن مالک کو دیکھا جو آگ میں اپنی انتڑیاں کھینچ رہا تھا۔“

اسی قسم کی ایک روایت حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

((اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَجَعَلَ يَنْفُخُ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ اِنَّهُ مَدَّ يَدَهُ كَاَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: اِنَّ النَّارَ اُدْنِيَتْ مِنِّي حَتّٰى نَفَخْتُ حَرَّهَا عَنْ وَجْهِي، فَرَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ وَالَّذِيْ بَحَرَ الْبَحِيْرَةَ وَصَاحِبَةَ حِمْيَرَ صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ)) [1]

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی حالت میں تھے کہ اپنے آگے پھونک مارنے لگے، پھر آپ نے اپنا ہاتھ دراز کیا جیسا کہ کوئی چیز پکڑنا چاہتے ہوں۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: جہنم کی آگ میرے قریب کر دی گئی یہاں تک کہ میں نے اپنے چہرے سے اس کی گرمی ہٹانے کے لیے پھونک ماری۔ میں نے اس میں لاٹھی والے کو دیکھا اور جس نے بتوں کے نام پر بحیرہ جانور چھوڑنے کی ابتدا کی اور حمیر قبیلے کی بلی والی عورت کو دیکھا۔“

ج: انسان قبر میں جہنم کی آگ دیکھتا ہے۔

جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَيُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [2]

---

[1] مسند احمد: ٤/ ٢٤٥، رقم: ١٨٢٣، حديث صحيح۔ [2] بخاری، كتاب الجنائز، باب الميت يعرض عليه مقعده بالغداة والعشي، رقم: ١٣٧٠، مسلم، رقم: ٧٢١١

''تم میں سے جب کوئی فوت ہو جاتا ہے، تو صبح و شام اس کا ٹھکانا اسے دکھایا جاتا ہے، اگر وہ جنتی ہے تو جنت دکھائی جاتی ہے، اگر جہنمی ہے تو جہنم اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے، یہاں تک کہ اللہ تجھے قیامت کے دن اٹھائے۔''

۵۔ جہنم کی آگ کا اثر دنیا میں۔

دنیا کی زندگی میں انسان جہنم کی آگ کو تو نہیں دیکھ سکتا البتہ اس کی حرارت ہر آدمی محسوس کرتا ہے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ: رَبِّ اَكَلَ بَعْضِىْ بَعْضًا، فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ، نَفَسٌ فِى الشِّتَاءِ وَ نَفَسٌ فِى الصَّيْفِ، فَاَشَدَّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَ اَشَدَّ مَا تَجِدُوْ نَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ)) [1]

''آگ نے اپنے رب کی بارگاہ میں شکایت کی کہ میرا بعض حصہ بعض کو کھا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دے دی، ایک سانس سردی میں اور ایک گرمی میں، تم جو گرمی محسوس کرتے ہو تو وہ جہنم کی گرمی سے ہے، اور جو سخت سردی محسوس کرتے ہو تو یہ (جہنم کی) زمہریر سے ہے۔''

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب الابراد بالظهر فی شدۃ الحر، رقم: ٥٣٧؛ مسلم، رقم: ١٤٠١

((اَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)) [1]

''ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو، بے شک گرمی کی شدت جہنم کی گرمی کی وجہ سے ہے۔''

۳: جہنم فنا نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴾ [2]

''جہنم میں لوگ فرشتے سے کہیں گے: اے مالک (فرشتے کا نام) آپ کا رب ہمیں ختم کر دے، تو فرشتہ جواب میں کہے گا: بے شک تم ہمیشہ رہنے والے ہو۔''

ایک مقام پر فرمایا:

﴿ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴾ [3]

''میرا کام تو اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچا دینا ہے، جو اللہ اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کریں گے بے شک ان کے لیے جہنم کی آگ ہوگی جس میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔''

ایک مقام پر فرمایا:

﴿ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠

---

[1] بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب الابراد بالظهر فی شدة الحر، رقم: ۵۳۸۔

[2] الزخرف: ۷۷۔ [3] الجن: ۲۳۔

﴿وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾ ❶

”جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور اللہ کی حدوں سے تجاوز کیا اسے اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ میں داخل کرے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کن عذاب ہوگا۔“

ایک جگہ فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝﴾ ❷

”بے شک اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت فرمائی ہے اور ان کے لیے بھڑکنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے، جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، وہاں نہ کوئی دوست پائیں گے اور نہ کوئی مددگار۔“

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ! خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ، وَلِاَهْلِ النَّارِ: يَا اَهْلَ النَّارِ! خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ)) ❸

”اہل جنت کو مخاطب کر کے کہا جائے گا کہ اے جنت والو! تمہارے لیے ہمیشگی ہے یہاں موت نہیں آئے گی، اسی طرح اہل جہنم سے کہا جائے گا کہ تم بھی ہمیشہ کے لیے یہاں رہو گے، تمہیں موت نہیں آئے گی۔“

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ ٤/ النسآء: ١٤۔ ❷ ٣٣/ الاحزاب: ٦٥۔ ❸ بخاری، کتاب الرقاق، باب يدخل الجنة سبعون الفا بغير حساب، رقم: ٦٥٤٥۔

((يُدْخِلُ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ يُدْخِلُ اَهْلَ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُوْلُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ، وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ، كُلٌّ خَالِدٌ فِيْمَا هُوَ فِيْهِ)) [1]

''اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کرے گا، پھر ان کے درمیان اعلان کرنے والا کہے گا: اے اہل جنت! یہاں موت نہیں، اور اے اہل جہنم! یہاں موت نہیں، ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر ہمیشہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔''

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت والی طویل حدیث میں فرمایا:

((ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَرْجِعُ فَأَقُوْلُ: يَارَبِّ! مَا بَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ وَ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ)) [2]

''میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی جنہیں میں (جہنم سے نکال کر) جنت میں داخل کروں گا، پھر میں لوٹوں گا تو کہوں گا اے میرے رب! اب تو جہنم میں صرف وہی رہ گئے ہیں جن کو قرآن مجید نے روک لیا ہے اور جن پر جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا واجب ہو چکا ہے۔''

---

[1] مسلم، کتاب الجنة ونعيمها، باب النار يدخلها الجبارون...، رقم: ٧١٨٣۔

[2] بخاری، کتاب التوحيد، باب قول الله تعالى ﴿لما خلقت بيدى﴾ رقم: ٧٤١٠;

۴: جہنم کے دروازے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہنم کے دروازوں کا بھی تذکرہ کیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ ۖ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ﴾ [1]

''اس (جہنم) کے سات دروازے ہیں، ہر دروازے کے لیے ان کا ایک حصہ بٹا ہوا ہے۔''

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝ ﴾ [2]

''کفار گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو ان کے لیے اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ جہنم کے داروغے ان سے پوچھیں گے: کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں تمہارے رب کی آیات پڑھ کر سناتے اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے؟ تو یہ جواب دیں گے: کیوں نہیں! (یقیناً آئے تھے) لیکن عذاب کا فیصلہ کافروں پر حق ثابت ہو کے رہا۔ کہا

---

[1] ١٥/ الحجر: ٤٤۔ [2] ٣٩/ الزمر: ٧١-٧٢۔

جائے گا: جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اب وہ یہاں ہمیشہ رہیں گے۔ تکبر کرنے والوں کے لیے بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔"

جہنمیوں کو جہنم میں داخل کر کے دروازے بند کر دیے جائیں گے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴾ [1]

"ان پر جہنم کی آگ ہوگی، دروازے بند کی ہوئی۔"

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ﴾ [2]

"وہ (جہنم کی آگ) ان پر دروازے بند کی ہوئی ہے۔"

جہنم کے دروازے رمضان المبارک میں بند کر دیے جاتے ہیں

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَ غُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ)) [3]

"جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور (سرکش) شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔"

---

[1] ۹۰/ البلد: ۲۰۔ [2] ۱۰۴/ الھمزۃ: ۸۔

[3]

۵: جہنم کی وسعت

جہنم بہت زیادہ وسیع وعریض ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ﴾ ❶

''روز قیامت ہم جہنم سے پوچھیں گے: کیا تو بھر گئی ہے تو وہ کہے گی: کیا کوئی اور بھی ہے؟''

اس آیت کی تفسیر میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ: هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ؟ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فِيْهَا قَدَمَهُ فَتَقُوْلُ: قَطْ قَطْ وَ عِزَّتِكَ! وَ يُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ)) ❷

''جہنم مسلسل کہتی رہے گی کہ کیا کوئی اور ہے، کیا کچھ اور ہے؟ حتیٰ کہ اللہ رب العزت تبارک وتعالیٰ اپنا قدم مبارک رکھیں گے تب جہنم کہے گی: تیری عزت کی قسم! بس بس'' اور جہنم سمٹ جائے گی۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((... فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ فَيَضَعُ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُوْلُ: قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَ يُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ)) ❸

''جہنم لوگوں سے نہیں بھر سکے گی مگر جب اللہ تعالیٰ اپنا قدم مبارک اس کے

---

❶ ۵۰/ق: ۳۰۔ ❷ مسلم، کتاب الجنة و نعيمها، باب النار يدخلها الجبارون رقم: ۷۱۷۷۔ ❸ مسلم، کتاب الجنة، باب النار يدخلها الجبارون ۷۱۷۳، بخاری رقم ۴۸۵۰۔

اوپر رکھیں گے تو وہ کہے گی: بس بس! اور وہ بھر جائے گی، اس کا ایک حصہ دوسرے حصے پر سمٹ آئے گا۔"

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں، ہم ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ اچانک ایک دھماکے کی آواز سنی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَتَدْرُوْنَ مَاهٰذَا؟ قَالَ: قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهٖ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا، فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ الْاٰنَ، حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا)) [1]

"جانتے ہو یہ آواز کس کی ہے؟ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک پتھر ہے جو آج سے ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا اور وہ جہنم میں گرتا چلا جا رہا تھا اور وہ اب جہنم کی تہہ تک پہنچا ہے (یہ اس کے گرنے کی آواز تھی)۔"

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ، لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ، سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا)) [2]

"قیامت کے دن جہنم لائی جائے گی اس کی ستر ہزار زنجیریں ہوں گی۔ ہر زنجیر پر ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو جہنم کو کھینچ رہے ہوں گے (جہنم کو کھینچ کر میدان حشر میں لائیں گے)۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہنم بہت بڑی ہے اتنی بڑی ہے کہ اس کو محشر میں

[1] مسلم، کتاب الجنة، باب جهنم، رقم: ٧١٦٤۔

[2] مسلم، کتاب الجنة، باب جهنم ...

لانے کے لیے چار ارب نوے کروڑ فرشتے مقرر ہوں گے۔

70000x70000=4900,000,000 (مترجم)

۲: جہنم دیکھتی اور بولتی ہے

قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں جہنم کے دیکھنے اور بولنے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ﴾ [1]

"جب وہ (جہنم) ان (کفار) کو دور سے دیکھے گی تو یہ اس کا غصے سے چیخنا، چلانا اور دھاڑنا سنیں گے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ، وَ قَالَتِ الْجَنَّةُ مَالِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَ سَقَطُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ، اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَآءُ مِنْ عِبَادِيْ، وَ قَالَ لِلنَّارِ، اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَآءُ مِنْ عِبَادِيْ، وَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِلْؤُهَا، فَأَمَّا النَّارُ: فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ رِجْلَهُ فَتَقُوْلُ: قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَ يُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ اَحَدًا، وَ اَمَّا الْجَنَّةُ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَ جَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا)) [2]

---

[1] ۲۵/ الفرقان: ۱۲۔ [2] بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله: ﴿و تقول هل من مزيد﴾ رقم: ٤٨٥٠؛ مسلم، رقم: ٧١٧٥۔

’’جنت اور جہنم نے آپس میں بحث وتکرار کی، جہنم نے کہا میرے اندر متکبر اور جابر لوگ ہوں گے، جنت نے کہا: مجھ میں تو ضعیف، گرے پڑے اور عاجز لوگ ہی آئیں گے، تب اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے میں اپنے بندوں سے جس پر چاہوں گا تیرے ذریعہ رحمت کروں گا اور جہنم سے کہا: تو میرا عذاب ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا تیرے ذریعے عذاب کروں گا اور تم بھر جاؤ گی (آپ ﷺ نے فرمایا) جہنم لوگوں سے تو نہیں بھر سکے گی البتہ اللہ تعالیٰ اس کے اوپر اپنا قدم رکھیں گے تب وہ کہے گی: بس! بس! اور بھر جائے گی۔ اس کا ایک حصہ دوسرے پر سمٹ جائے گا، اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا، جہاں تک تعلق ہے جنت کا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ اور مخلوق پیدا کرے گا۔‘‘

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ایک اور حدیث میں جہنم کے کلام کرنے کا ذکر ملتا ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((اِشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّهَا، فَقَالَتْ: یَا رَبِّ اَکَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ، نَفَسٌ فِي الشِّتَاءِ وَ نَفَسٌ فِي الصَّيْفِ فَهُوَ اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَ اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ)) [1]

’’جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی کہ اے میرے رب! گرمی کی وجہ سے میرا ایک حصہ میرے دوسرے حصے کو کھا رہا ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے

[1] صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب الابراد بالظهر فی شدة الحر، رقم: ۵۳۷۔

(سال میں) دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دی، ایک سانس سردیوں میں (اندر کی طرف) ایک سانس گرمیوں میں (باہر کی طرف)، تم لوگ جو شدید گرمی اور شدید ترین سردی پاتے ہو وہ اسی سانس کی وجہ سے ہے۔"

۷: جہنم کی ایک گردن، دو آنکھیں، دو کان اور ایک زبان ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((تَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَ أُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ :إِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ :بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ، وَ بِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ، وَ بِالْمُصَوِّرِيْنَ)) [1]

"قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی۔ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے وہ دیکھے گی۔ دو کان ہوں گے جن سے وہ سنے گی اور ایک زبان ہوگی جس سے بولے گی۔ کہے گی: میں تین آدمیوں کو عذاب دینے کے لیے مسلط کی گئی ہوں، اللہ کے مقابلے میں سرکشی کرنے والا اور اس سے عناد رکھنے والا، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو پکارنے والا اور تصویریں بنانے والا۔"

۸۔ جہنم کا ایندھن

جہنم کے ایندھن کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

---

[1] ترمذی، كتاب صفة جهنم، باب ماجاء في صفة النار، رقم: ٢٥٧٤ وقال: هذا

﴿ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴾ ❶

''تو اگر تم نے یہ نہ کیا، تم ہرگز نہیں کر سکتے (یعنی اس جیسی ایک سورت بھی نہیں لا سکتے) تو اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔''

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

﴿ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴾ ❷

''اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیں اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ انہیں جو حکم دیا جائے بجالاتے ہیں۔''

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ أَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴾ ❸

''تم اور جن جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہو جہنم کا ایندھن بنو گے تم سب اس میں جانے والے ہو۔''

❶ ٢/ البقرة: ٢٤۔ ❷ ٦٦/ التحريم: ٦۔

❸ ٢١/ الانبياء: ٩٨۔

9: جہنم کی آگ کی شدت

جہنم کی آگ انتہائی سخت گرم ہوگی، اس کے شعلے کی ایک چنگاری ایک بہت بڑے محل کے برابر ہوگی اور ان چنگاریوں کے ٹکڑے زرد (یا سیاہ) رنگ کے اونٹوں کی طرح ہوں گے (المرسلت: ۳۲، ۳۳) جہنم کی آگ کی شدت کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿ وَأَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ أَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝ فِي سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ۝ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۝ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ۝ ﴾ [1]

''اور بائیں ہاتھ والے، کیا ہیں بائیں ہاتھ والے؟ وہ گرم، کھولتے ہوئے پانی اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں ہوں گے جو نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ فرحت بخش۔''

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَأُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝ وَمَآ أَدْرٰكَ مَا هِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝ ﴾ [2]

''اور جس کے اعمال کے وزن ہلکے ہوں گے اس کا ٹھکانہ ھاویۃ ہے اور تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ وہ بھڑکتی ہوئی (تند و تیز) آگ ہے۔''

جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے ۶۹ گنا زیادہ گرم ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ

[1] ۵۶/ الواقعۃ: ۴۱۔۴۴۔ [2] ۱۰۱/ القارعۃ: ۸،۱۱۔

اللّٰہِ اِنْ کَانَتْ لَکَافِیَۃً قَالَ: فُضِّلَتْ عَلَیْھِنَّ بِتِسْعَۃٍ وَ سِتِّیْنَ جُزْءً ا کُلُّھُنَّ مِثْلُ حَرِّھَا)) ❶

''تمہاری (دنیا کی) آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے، انہوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم یہی آگ کافی تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو دنیا کی آگ سے انہتر گنا زیادہ گرم ہے اور اس کا ہر حصہ اس آگ کے برابر گرم ہے۔''

جہنم کی آگ کبھی ٹھنڈی نہیں ہوگی

جہنم کی آگ کبھی سرد نہیں ہوگی، اگر ٹھنڈی ہونے لگے گی تو اس کو تیز کر دیا جائے گا، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَنَحْشُرُھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ عُمْیًا وَّبُکْمًا وَّصُمًّا ۭ مَاْوٰىھُمْ جَهَنَّمُ ۭ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰھُمْ سَعِيْرًا ﴾ ❷

''ان (کفار) کو ہم قیامت کے دن اوندھے منہ حشر کریں گے درآں حالیکہ وہ اندھے، گونگے اور بہرے ہوں گے ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا جب کبھی وہ (جہنم کی آگ) بجھنے لگے گی ہم ان پر اسے اور بھڑکا دیں گے۔''

اللہ تعالیٰ جہنمیوں سے کہیں گے:

﴿ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴾ ❸

''اب تم (اپنے کیے کا) مزہ چکھو، ہم تمہارا عذاب بڑھاتے ہی رہیں گے۔''

---

❶ بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة النار وانها مخلوقة، رقم: ۳۲۶۵؛ مسلم، ❷ الاسراء/۱۷: ۹۷ ❸ النبأ/۷۸: ۳۰

نارِ جہنم ہر روز بھڑ کائی جاتی ہے

عمرو بن عنبسہ سلمی رضی اللہ عنہ نے ایک لمبی حدیث روایت کی ہے، اس میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز کے اوقات سکھائے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی:

((يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اَخْبِرْنِي عَمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ وَ اَجْهَلُهُ، اَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ! قَالَ صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَ حِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ، ثُمَّ صَلِّ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ، فَإِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ، حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَ حِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ......)) [1]

''اے اللہ کے نبی! مجھے وہ باتیں سکھائیں جن کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے اور مجھے ان کا علم نہیں، مجھے نماز کے بارے میں بتائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح کی نماز پڑھ پھر اس وقت تک نماز نہ پڑھو جب تک کہ سورج نکل کر بلند نہ ہو جائے، اس لیے کہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے، اس وقت کافر لوگ اس کو سجدہ کرتے ہیں (اگر تم بھی اس وقت نماز پڑھو گے تو ان سے مشابہت ہوگی) پھر (سورج بلند

---

[1] مسلم، کتاب فضائل القرآن، باب اسلام عمرو بن عنبسة، رقم: ۱۹۳۰۔

ہو جائے تو) نماز پڑھو کیونکہ اس وقت کی نماز کی کراما کاتبین گواہی دیں گے اور فرشتے حاضر ہوں گے (یعنی مقبول ہوگی) یہاں تک کہ نیزے کی طرح اس کے سر پر آ جائے (ٹھیک دوپہر ہو) تو پھر نماز نہ پڑھو، اس لیے کہ اس وقت جہنم دہکائی جاتی ہے، پھر جب سایہ آ جائے (یعنی سورج ڈھل جائے) تو نماز پڑھو اس لیے کہ اس وقت کی نماز کی فرشتے گواہی دیں گے اور حاضر ہوں گے یہاں تک کہ نماز عصر ادا کرو، پھر نماز نہ پڑھو، یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے، سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان میں ڈوبتا ہے، اس وقت کفار اسے سجدہ کرتے ہیں۔......''

۱۰: جہنم کے طبقات

جہنم کے مختلف طبقات ہیں۔ جو طبقہ (درکہ) سب سے نیچے ہوگا اس میں سخت ترین عذاب دیا جائے گا۔ یہ طبقہ منافقین کے لیے ہے۔ [1]

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ الْمُنَٰفِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ﴾ [2]

''منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے اور تم کسی کو ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔''

۱۱: جہنم کا حجاب

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

[1] جنت کے طبقات کو درجات جبکہ جہنم کے طبقات کو درکات کہا جاتا ہے۔ (مترجم)

[2] النساء: ۱۴۵۔

((حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ)) [1]

''جہنم خوشگوار چیزوں سے ڈھانپ دی گئی ہے جبکہ جنت ناگوار چیزوں سے ڈھانپ دی گئی ہے۔''

اس حدیث سے ملتی جلتی ایک اور حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَ حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ)) [2]

''جنت ناگوار چیزوں سے گھیری گئی ہے جبکہ جہنم خوشگوار چیزوں سے گھیری گئی ہے۔''

اسی طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَرْسَلَ جِبْرِيْلَ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ: اُنْظُرْ اِلَيْهَا وَ اِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا، قَالَ: فَجَآءَهَا وَ نَظَرَ اِلَيْهَا وَ اِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا، قَالَ: فَرَجَعَ اِلَيْهِ، قَالَ: فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا، فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ، فَقَالَ: اِرْجِعْ اِلَيْهَا فَانْظُرْ اِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا، قَالَ: فَرَجَعَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ، فَرَجَعَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: وَ عِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ، قَالَ: اذْهَبْ اِلَى النَّارِ فَانْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَاِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَرَجَعَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: وَ عِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ

[1] بخاری، کتاب الرقاق، باب حجبت النار بالشهوات، رقم:٦٤٨٧۔

[2] مسلم، کتاب الجنة، باب صفة الجنة، رقم:٧١٣٠۔

فَیَدْخُلُهَا فَامَرَبِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ، فَقَالَ: ارْجِعْ اِلَیْهَا فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَا یَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا)) [1]

"جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا فرمایا تو جبریل علیہ السلام کو جنت کی طرف یہ کہہ کر بھیجا کہ جنت کو دیکھ اور اس میں اہل جنت کے لیے جو کچھ میں نے انتظام کیا ہے اسے دیکھ، حضرت جبریل علیہ السلام نے جنت اور اہلِ جنت کے لیے تیار کی گئی نعمتوں کو دیکھا تو واپس آ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: آپ کی عزت کی قسم! اس جنت کے متعلق جو بھی سنے گا وہ اس میں داخل ہو جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تو جنت کے اردگرد مشقتوں اور ناگوار چیزوں کی باڑ کر دی گئی۔ جبریل علیہ السلام کو پھر حکم دیا کہ جاؤ جنت کی نعمتوں کو دیکھو، جبریل علیہ السلام نے جب دیکھا کہ اس کے اردگرد ناگوار مشقت چیزوں کی باڑ کر دی گئی ہے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: آپ کی عزت کی قسم! مجھے تو یہ ڈر ہے کہ جنت میں کوئی بھی نہیں جا سکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ جاؤ آگ کو دیکھو اور اہل جہنم کے لیے جو عذاب تیار کیے گئے ہیں وہ دیکھو، چنانچہ جبریل علیہ السلام نے دیکھا کہ آگ کے مختلف طبقات باہم متصادم ہیں تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: آپ کی عزت کی قسم! جہنم کے متعلق جو بھی سنے گا وہ اس میں داخل نہیں ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تو جہنم کے اردگرد لذتوں اور خواہشوں کی باڑ کر دی گئی، اور جبریل کو حکم دیا کہ اب جا کر دیکھو، جبریل علیہ السلام نے

[1] ترمذی، ابواب صفة الجنة، باب حفت الجنة بالمکارہ ... رقم: ۲۵۶۰،

دوبارہ دیکھ کر عرض کی: آپ کی عزت کی قسم! مجھے تو ڈر ہے کہ جہنم کی آگ سے کوئی بھی نجات نہیں پا سکے گا۔"

۱۲: جہنم کے داروغے

قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں جہنم پر مقرر فرشتوں کی صفات، تعداد اور بعض کے نام بھی ذکر کیے گئے ہیں۔ مثلاً وہ فرشتہ جو جہنم کی آگ دہکاتا ہے اس کا نام مالک ہے۔ ❶

جہنم پر مقرر فرشتے نہایت تند خو اور سخت گیر ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓىِٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ۝ ﴾ ❷

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے جس پر نہایت تند خو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے، جو حکم انہیں دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔"

جہنم پر مقرر فرشتوں کی تعداد بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ۝ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓىِٕكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا

---

❶ سورۂ زخرف آیت ۷۷؛ بخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم آمین والملائکۃ ... رقم:۳۲۳۶

❷ ٦٦/ التحریم: ٦۔

عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا هِىَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴾ [1]

”جہنم پر انیس (فرشتے) مقرر ہیں۔ ہم نے جہنم کے داروغے صرف فرشتے رکھے ہیں اور ہم نے ان کی تعداد صرف کافروں کی آزمائش کے لیے مقرر کی ہے، تاکہ اہل کتاب یقین کرلیں اور ایمان والے ایمان میں بڑھ جائیں اور اہل کتاب اور مسلمان شک نہ کریں اور جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ اور کافر کہیں کہ اس بیان سے اللہ تعالیٰ کا کیا مقصد ہے؟ اسی طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا یہ تو بنی آدم کے لیے سراسر پند و نصیحت ہے۔“

جہنمی جہنم کے داروغوں کی منت سماجت بھی کریں گے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴾ [2]

”اور جہنمی مل کر جہنم کے داروغوں سے کہیں گے کہ تم ہی اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ کسی دن تو ہمارے عذاب میں کمی کردے۔“

---

[1] المدثر ۷۴/۳۱ [2] المؤمن ۴۰/۴۹

عذاب کی شدت اور خفت کے اعتبار سے جہنمیوں کی قسمیں

بعض جہنمیوں کو ہلکا عذاب دیا جائے گا اور بعض کو سخت۔ اس اعتبار سے اہل جہنم کی کئی اقسام ہیں۔ نیز کثرت اور قلت کے اعتبار سے بھی ان کے کئی گروہ ہیں۔

سب سے پہلے جہنم میں جانے والے

ریا کاری کرنے والوں کے بارے میں سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا اور پھر انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ ان سے شامیوں کے سردار نے کہا: اے شیخ! ہم سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کرو جو تم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی، انہوں نے کہا: ہاں! میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

((اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ، رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُقَالَ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَ رَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَ عَلَّمَهُ وَ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَ عَلَّمْتُهُ وَ قَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ: كَذَبْتَ وَ لٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَ قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ

أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَ رَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ أَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ، قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَّادٌ فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ)) [1]

''قیامت کے دن فیصلہ کرنے کے لیے سب سے پہلے ایک شہید کو لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور شہید ان نعمتوں کا اعتراف کرے گا۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تو نے ان نعمتوں کا حق ادا کرنے کے لیے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ کہتا ہے، تو نے بہادر کہلوانے کے لیے قتال کیا تھا۔ تو دنیا میں تجھے بہادر کہا گیا پھر (فرشتوں کو) حکم ہو گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ آدمی لایا جائے گا جس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا وہ (عالم) ان کا اقرار کرے گا تب اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا: ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کے لیے تو نے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! میں نے علم سیکھا، لوگوں کو سکھایا اور تیری خاطر لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا، تو نے علم اس لیے سیکھا کہ لوگ تجھے عالم کہیں اور قرآن اس لیے پڑھ کر سنایا کہ لوگ تجھے قاری کہیں، سو وہ تو کہا جا چکا پھر حکم

ہوگا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے۔ اس کے بعد ایک تیسرا آدمی لایا جائے گا جسے دنیا میں فراخی اور ہر طرح کی دولت سے نوازا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا تو وہ اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ سوال کریں گے کہ ان نعمتوں کو پا کر تو نے کیا نیک کام کیے؟ وہ جواب دے گا: یا اللہ میں نے تیری راہ میں ان تمام جگہوں پر مال خرچ کیا جہاں تجھے مال خرچ کرنا پسند تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا ہے، تو نے مال صرف اس لیے خرچ کیا کہ تجھے سخی کہا جائے، تو تجھے سخی کہا جا چکا ہے۔ پھر حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔"

جہنم میں زیادہ تعداد کن کی ہوگی؟

(۱) یاجوج ماجوج: ہزار آدمیوں میں سے نو سو ننانوے آدمی جہنم میں جائیں گے اور جہنم میں سب سے زیادہ تعداد یاجوج ماجوج [1] کی ہوگی، اگر یاجوج ماجوج سے ایک ہزار آدمی جہنم میں جاتا ہے تو اس کے مقابلے میں دیگر انسانوں میں سے ایک آدمی جہنم میں جائے گا۔ وہ حدیث جس میں بعث النار (آگ کی جماعت) کا ذکر ہے اس میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

---

[1] قرآن مجید میں دو مقامات پر یاجوج ماجوج کا تذکرہ ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤی اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ سَدًّا قَالَ مَا مَكَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ رَدْمًا اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا﴾

((اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ أَلْفٌ وَ مِنْكُمْ رَجُلٌ)) ❶

(بقیہ حصہ گزشتہ حوالہ) نَقْبًا قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا﴾ (۱۸/ الکھف: ۹۴۔۹۸) ''انہوں نے کہا اے ذوالقرنین! بے شک یاجوج اور ماجوج اس سرزمین میں فساد کرنے والے ہیں، تو کیا ہم تیرے لیے کچھ آمدنی طے کردیں، اس (شرط) پر کہ تو ہمارے درمیان اور اس کے درمیان ایک دیوار بنا دے۔ اس نے کہا جن چیزوں میں میرے رب نے مجھے اقتدار بخشا ہے وہ بہترین ہیں، اس لیے تم قوت کے ساتھ میری مدد کرو کہ میں تمہارے درمیان اور ان کے درمیان ایک موٹی دیوار بنادوں۔ تم میرے پاس لوہے کے بڑے بڑے ٹکڑے لاؤ، یہاں تک کہ جب اس نے دونوں پہاڑوں کا درمیانی حصہ برابر کردیا تو کہا ''دھونکو'' یہاں تک کہ جب اس نے اسے آگ بنادیا تو کہا لاؤ میرے پاس کہ میں اس پر پگھلا ہوا تانبا انڈیل دوں، پس نہ تو ان میں اس دیوار کے اوپر چڑھنے کی طاقت تھی اور نہ وہ اس میں سوراخ ہی کرسکتے تھے، کہا یہ صرف میرے رب کی مہربانی ہے، ہاں جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو اسے زمین بوس کردے گا، بے شک میرے رب کا وعدہ سچا اور حق ہے۔'' دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿حَتّٰى اِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوْجُ وَمَأْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ﴾ (۲۱/ الانبیــــآء: ۹۶) ''حتی کہ یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔'' ذوالقرنین نے مضبوط دیوار بنا کر ان کو روک دیا، قیامت کے قریب ان کا ظہور ہوگا۔ نبی ﷺ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس آئے آپ کچھ گھبرائے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا: اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، ملک عرب میں اس برائی کی وجہ سے بربادی آئے گی، جس کے دن قریب آنے کو ہیں۔ آج یاجوج و ماجوج نے دیوار میں اتنا سوراخ کردیا ہے، آپ نے انگوٹھے اور اس کے قریب والی انگلی سے حلقہ بنا کر بتایا۔ (بخاری، کتاب الانبیاء باب قصة یاجوج و ماجوج ح: ۳۳۴۶)

بالآخر وہ دیوار کھود کر باہر نکل آئیں گے، یہ فساد پھیلائیں گے، ان کی گردنوں میں بیماری لگ جائے گی جس سے ان کی ہلاکت ہوگی۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے جامع ترمذی، ح: ۳۱۵۳، مسند احمد ۲/ ۵۱۱) احادیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ظہور عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ان کے زمانے میں ہوگا۔ (دیکھئے صحیح مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال) یہ عیسیٰ علیہ السلام کی بددعا سے ہلاک ہوں گے۔ ان تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ظہور ابھی نہیں ہوا زمانہ ماضی کی تاتاری، منگول یا عہد حاضر کی روسی، چینی اور مغربی اقوام وغیرہ مراد نہیں ہیں۔ (مترجم) ❶ صحیح مسلم، کتاب

''مطمئن رہو یاجوج ماجوج میں سے ایک ہزار آدمی اور تم میں سے ایک آدمی ہوگا............۔''

۲: عورتیں

اسی طرح جہنم میں عورتوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہوگی۔ چنانچہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((وَرَاَیْتُ النَّارَ فَاِذَا اَکْثَرُ اَھْلِھَا النِّسَاءُ یَکْفُرْنَ قِیْلَ: اَیَکْفُرْنَ بِاللّٰہِ؟ قَالَ: یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ، وَ یَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰی اِحْدَاھُنَّ الدَّھْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَیْئًا قَالَتْ: مَارَاَیْتُ مِنْكَ خَیْرًا قَطُّ)) [1]

''مجھے جہنم دکھائی گئی، کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں عورتیں بہت ہیں۔ وہ کفر کرتی ہیں۔ لوگوں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ کا کفر کرتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاوند کا کفر (ناشکری) کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں اگر تو ایک عورت سے ساری عمر احسان کرے پھر وہ (ذرا سی) کوئی بات تجھ میں دیکھے (جس کو وہ پسند نہ کرتی ہو) تو کہنے لگتی ہے: میں نے تو تجھ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں پائی۔''

ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَ تَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ)) [2]

''تم لعنت بہت زیادہ کرتی ہو اور اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔''

---

[1] بخاری، کتاب الایمان، باب کفران العشیر وکفر دون کفر، رقم: ۲۹؛ مسلم، رقم ۹۰۶۔ [2] [illegible]، کتاب الحیض، باب ترك الحائض الصوم، رقم: ۳۰۴۔

وہ لوگ جو جہنم سے نکال لیے جائیں گے

بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جو جہنم سے نکال لیے جائیں گے۔ چنانچہ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ اَهْلُ النَّارِ النَّارَ، يَقُوْلُ اللّٰهُ: مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ، فَيَخْرُجُوْنَ قَدِ امْتُحِشُوْا وَ عَادُوْا حُمَمًا، فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهَرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ، اَوْ قَالَ: حَمِيَّةِ، وَ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: اَلَمْ تَرَوْا اَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً؟)) [1]

''جب جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو اس کو جہنم سے نکال لو، تو وہ نکلیں گے جبکہ وہ جل کر کوئلہ بن چکے ہوں گے وہ نہر الحیاۃ (زندگی کی نہر) میں ڈالے جائیں گے تو وہ جلد تر و تازہ ہو جائیں گے جیسے دانہ پانی کے بہاؤ میں کوڑے کچرے کی جگہ اگ آتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ وہ (دانہ) کیسے زرد زرد لپٹا ہوا اگتا ہے۔''

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہی مروی شفاعت والی لمبی حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((...... حَتّٰى اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ

[1] بخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، رقم: ٦٥٦٠۔

مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً لِلّٰهِ فِي اسْتِيفَاءِ الْحَقِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ يَقُولُونَ: رَبَّنَا كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا وَيُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ، فَيُقَالُ لَهُمْ: اَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا قَدْ اَخَذَتِ النَّارُ اِلٰى نِصْفِ سَاقَيْهِ وَاِلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيهَا اَحَدٌ مِمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهِ فَيَقُولُ: ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا، ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا اَحَدًا مِمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: ارْجِعُوا، فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا، ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا مِمَّنْ اَمَرْتَنَا اَحَدًا، ثُمَّ يَقُولُ: ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا وَكَانَ اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ يَقُولُ: اِنْ لَمْ تُصَدِّقُونِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَاقْرَءُوا اِنْ شِئْتُمْ: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ اَجْرًا عَظِيمًا﴾ فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهَرٍ فِي اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ، يُقَالُ لَهُ نَهَرُ

الْحَيَاةِ، فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، أَلَا تَرَوْنَهَا تَكُونُ إِلَى الْحَجَرِ أَوْ إِلَى الشَّجَرِ مَا يَكُونُ إِلَى الشَّمْسِ أُصَيْفِرُ وَأُخَيْضِرُ، وَمَا يَكُونُ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ يَكُونُ أَبْيَضَ؟)) فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَأَنَّكَ كُنْتَ تَرْعٰى بِالْبَادِيَةِ قَالَ: ((فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ يَعْرِفُهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ اللّٰهِ الَّذِينَ أَدْخَلَهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ، وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ ثُمَّ يَقُولُ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَمَا رَأَيْتُمُوهُ فَهُوَ لَكُمْ، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ، فَيَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا، فَيَقُولُونَ يَا رَبَّنَا: أَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا؟ فَيَقُولُ: رِضَائِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا)) [1]

”...... یہاں تک کہ مومنین آگ سے رہائی پائیں گے۔ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی تم میں اپنے حق کے لیے اتنا اصرار والا نہیں جتنا مومن اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اپنے ان بھائیوں کے لیے اصرار کرنے والے ہوں گے جو جہنم میں ہوں گے۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! وہ لوگ (جواب جہنم میں ہیں) ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے، نماز پڑھتے اور حج کرتے تھے؟ تو حکم ہوگا کہ چلو جاؤ ان لوگوں کو جہنم سے نکال لو جن کو تم پہچانو۔ پھر ان کی صورتیں جہنم پر حرام ہو جائیں گی اور

[1] مسلم کتاب الایمان، باب اثبات رؤیة المؤمنین فی الاخرة ربهم سبحانه و

مومنین بہت سے آدمیوں کو جہنم سے نکالیں گے ان میں سے بعض کو آگ نے آدھی پنڈلیوں تک کھایا ہوگا۔ بعض کو گھٹنوں تک، پھر وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! اب تو جہنم میں کوئی ان آدمیوں میں سے باقی نہیں رہا جن کے نکالنے کا حکم تو نے ہمیں دیا تھا۔ حکم ہوگا پھر جاؤ اور جس کے دل میں ایک دینار برابر بھلائی پاؤ اس کو بھی نکال لاؤ۔ پھر وہ بہت سے آدمیوں کو نکالیں گے۔ اور کہیں گے اے ہمارے رب! جن لوگوں کے نکالنے کا حکم تو نے دیا تھا ہم نے ان سب کو نکال لیا ہے۔ حکم ہوگا پھر جاؤ اور جس کے دل میں آدھے دینار کے برابر بھی بھلائی پاؤ اس کو نکال لو۔ وہ پھر بہت سے آدمیوں کو نکالیں گے اور عرض کریں گے۔ اے پروردگار! جن لوگوں کے نکالنے کا حکم تو نے دیا تھا ان سب کو ہم نکال لائے ہیں۔ حکم ہوگا پھر جاؤ اور جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی بھلائی ہو اس کو بھی نکال لو۔ پھر وہ بہت سے آدمیوں کو نکالیں گے اور کہیں گے: اے ہمارے رب! اب تو ان میں سے کوئی نہیں رہا جس میں ذرہ برابر بھی بھلائی تھی۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جب اس حدیث کو بیان کرتے تھے تو کہتے تھے: اگر تم مجھے اس حدیث میں سچا نہ جانو تو یہ آیت پڑھو:

﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۖ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ﴾ [1]

''اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرے گا اور کوئی نیکی ہوگی تو اس کو دوگنا

---

[1] ٤/ النسآء ...

کرے گا اور اپنے پاس سے بہت کچھ اجر دے گا۔" پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: فرشتے سفارش کر چکے، پیغمبر سفارش کر چکے اور مومنین سفارش کر چکے، اب ارحم الراحمین کے سوا کوئی باقی نہیں رہا۔ پھر ایک مٹھی آدمیوں کی جہنم سے نکالے گا اور اس میں وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے کبھی کوئی بھلائی نہیں کی۔ وہ جل کر کوئلہ ہو گئے ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کو ایک نہر میں ڈالے گا جو جنت کے دروازوں پر ہوگی جس کا نام نہر الحیاۃ ہے وہ اس میں جلد تروتازہ ہو جائیں گے جیسے دانہ پانی کے بہاؤ میں کوڑے کچرے کی جگہ پر اگ آتا ہے۔ تم دیکھتے ہو کبھی وہ دانہ پتھر کے پاس ہوتا ہے کبھی درخت کے پاس، اور جو آفتاب کے رخ پر ہوتا ہے وہ زرد یا سبز اگتا ہے اور جو سایے میں ہوتا ہے وہ سفید رہتا ہے، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ تو گویا جنگل میں جانوروں کو چرایا کرتے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا: وہ لوگ اس نہر سے موتی کی طرح چمکتے ہوئے نکلیں گے ان کے گلوں میں جنت والے پہچان کی مہریں ہوں گی جن سے ان کو پہچان لیں گے اور کہیں گے: یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کیے ہوئے ہیں جن کو اللہ نے جنت بغیر کسی عمل اور بھلائی کے عطا کی۔ پھر فرمائے گا: جنت میں جاؤ اور جس چیز کو دیکھو وہ تمہاری ہے۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! تو نے ہمیں اتنا کچھ دیا کہ سارے جہان والوں میں سے کسی کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ابھی میرے پاس تمہارے لیے اس سے بڑھ کر بہت کچھ ہے۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! اس سے بڑھ کر مزید اور کیا ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

میری رضا مندی، اب میں تم پر کبھی ناراض نہ ہوں گا"۔

وہ شخص جو سب سے آخر میں جہنم سے نکالا جائے گا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِنِّیْ لَأَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا وَ اٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبْوًا، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ، فَيَقُوْلُ، اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ وَ جَدْتُّهَا مَلْاٰى، فَيَقُوْلُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَ عَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ: تَسْخَرُ مِنِّيْ اَوْ تَضْحَكُ مِنِّيْ وَ اَنْتَ الْمَلِكُ؟ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَ كَانَ يُقَالُ: ذٰلِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً)) [1]

"میں اس جہنمی کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں جہنم سے نکالا جائے گا اور سب سے آخر میں جنت میں داخل کیا جائے گا۔ یہ شخص منہ کے بل گرا ہوا جہنم سے نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ آئے گا اس کو ایسا لگے گا کہ جنت تو بھری ہوئی ہے۔ وہ واپس پلٹے گا اور کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس کو بھرا ہوا پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ تو پھر اس کو ایسا ہی لگے گا کہ جنت تو بھری

[1] بخاری، [illegible] قاق، باب صفة الجنة والنار، رقم: ٦٥٧١۔

ہوئی ہے تو وہ واپس لوٹے گا اور عرض کرے گا: پروردگار! جنت تو بھری ہوئی ہے۔ تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا: چلو جنت میں داخل ہو جاؤ تیرے لیے دنیا جتنی جگہ ہے اور دس دنیا کے برابر تیرے لیے جگہ ہے۔ تو وہ عرض کرے گا (یا اللہ!) تو بادشاہ ہو کر میرے ساتھ مذاق کرتا ہے۔"
عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (یہ ارشاد فرمانے کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں اور کہا جاتا تھا: "یہ سب سے کم درجے کا جنتی ہے۔"

وہ جہنمی جس کو سب سے کم عذاب دیا جائے گا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ، يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا، وَ اِنَّهُ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا)) [1]

"جہنمیوں میں سے جس کو سب سے ہلکا عذاب دیا جائے گا یہ وہ شخص ہوگا جس کے جوتے اور تسمے آگ کے ہوں گے ان سے اس کا دماغ یوں جوش مارے گا جیسے ہنڈیا ابلتی ہے، وہ یہ سمجھتا ہوگا کہ اس سے زیادہ عذاب کسی کو نہیں دیا جا رہا حالانکہ اس کو سب سے کم عذاب دیا جا رہا ہوگا۔"

[1] مسلم، کتاب الایمان، باب شفاعة النبی ﷺ لأبی طالب، رقم: ٥١٧.

وہ لوگ جن کو شدید ترین عذاب دیا جائے گا

کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کو سخت ترین عذاب دیا جائے گا، وہ مندرجہ ذیل اقسام کے لوگ ہیں:

(ا) آل فرعون: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ﴾ [1]

''اور جس دن قیامت قائم ہوگی (حکم ہوگا کہ) آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔''

(ب) تصویر بنانے والے:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا:

((اِنَّ اَشَدَّ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الْمُصَوِّرُوْنَ)) [2]

''لوگوں میں سے مصوروں کو قیامت کے دن سخت ترین عذاب دیا جائے گا۔''

(ج) کسی نبی کا قاتل۔

(د) جس کو کسی نبی نے قتل کیا ہو۔

(ہ) جو شخص لوگوں کو گمراہ کرے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ قَتَلَ نَبِيًّا أَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ أَوْ

---

[1] ٤٠/ المؤمن: ٤٦۔ [2] بخاری، کتب اللباس، باب عذاب المصورين يوم القيامة، رقم: ٥٩٥٠؛ مسلم، رقم: ٥٥٣٧۔

رَجُلٌ يُضِلُّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَوْ مُصَوِّرٌ يُصَوِّرُ التَّمَاثِيلَ)) [1]

''قیامت کے دن جن لوگوں کو سخت ترین عذاب دیا جائے گا ان میں سے ایک وہ آدمی ہوگا جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہوگا یا اس کو کسی نبی نے قتل کیا ہوگا یا وہ شخص جو لوگوں کو گمراہ کرتا ہے یا مصور جو مورتیاں بناتا ہے۔''

(و) جو لوگوں کو دنیا میں عذاب دیتے ہیں

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا لِلنَّاسِ فِي الدُّنْيَا أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [2]

''جو دنیا میں لوگوں کو سخت ترین عذاب دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن ان کو سخت ترین عذاب دیا جائے گا۔''

(ز) ظالم حکمران:

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اَشَدُّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابًا اِمَامٌ جَائِرٌ)) [3]

''ظالم حکمران کو قیامت کے دن سخت ترین عذاب دیا جائے گا۔''

---

[1] ذکره الهيثمي في المجمع ١/ ٢٤٥، رقم: ٨٥٢ وقال رواه الطبراني في الكبير و في الصحيح منه قصة المصور ، و فيه الحارث الاعور وهو ضعيف۔ وقال الالباني: حسن۔ [2] مسند احمد ٤/ ٩٠؛ حاكم ٣/ ٢٩٠ وقال هذا حديث صحيح الاسناد [illegible]

جہنم کے عذاب کی مختلف قسمیں

جہنمی کئی قسم کے ہیں جنہیں طرح طرح کے عذاب دیے جائیں گے۔

۱: کفار کو ہانک کر جہنم کی طرف لے جایا جائے گا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّى إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝ ﴾ [1]

''کفار گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے، جب وہ اس کے پاس آئیں گے تو جہنم کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور ان سے جہنم کے داروغے کہیں گے: کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیات تلاوت کرتے اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے رہتے؟ وہ جواب دیں گے: آئے تھے مگر کافروں پر عذاب کا فیصلہ حق ثابت ہو کر رہا۔ کہا جائے گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، اس میں ہمیشہ رہو گے۔ متکبروں کا بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔''

ایک اور آیت کریمہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۖ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَاءَ مِنْ

---

[1] ۳۹/ الزمر: ۷۱، ۷۲۔

دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا﴾ [1]

''اللہ تعالیٰ جس کی راہنمائی کرے وہ تو ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ راہ سے بھٹکا دے تو ناممکن ہے کہ آپ اس کا مددگار اس کے سوا کسی اور کو پائیں۔ ایسے لوگوں کو ہم قیامت کے دن اوندھے منہ چلائیں گے، اس حال میں کہ وہ اندھے، گونگے اور بہرے ہوں گے، ان کا ٹھکانا جہنم ہے، جب کبھی وہ بجھنے لگے گی ہم ان پر اسے اور بھڑکا دیں گے۔''

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۙ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ۙ فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۚ﴾ [2]

''ان (مشرکین) کو عنقریب حقیقت حال معلوم ہو جائے گی، جب ان کی گردنوں میں طوق (پھندے) ہوں گے اور زنجیریں ہوں گی اور کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹے جائیں گے اور پھر آگ میں جلائے جائیں گے۔''

۲: جہنمیوں کا سلام

(ا) لعنت کرنا۔ جہنمی ایک دوسرے پر لعنت کریں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ

[1] ١٧/ الاسرآء: ٩٧۔ [2] ٤٠/ المؤمن: ٧٠-٧٢۔

قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ﴿۳۸﴾ ﴾ [1]

''اللہ تعالیٰ فرمائے گا جنوں اور انسانوں میں سے جو فرقے تم سے پہلے گزر چکے ہیں، ان کے ساتھ تم بھی جہنم میں جاؤ۔ جب بھی کوئی جماعت (جہنم میں) داخل ہوگی تو اپنی دوسری جماعت پر لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب اس میں سب جمع ہو جائیں گے تو پچھلے لوگ پہلے لوگوں کی نسبت کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم کو ان لوگوں نے گمراہ کیا تھا لہٰذا انہیں جہنم میں دوگنا عذاب دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: سبھی کے لیے دوگنا ہے مگر تمہیں خبر نہیں۔''

(ب) ان کو خوش آمدید نہیں کہا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ هٰذَا ۭ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ﴿۵۶﴾ هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ﴿۵۷﴾ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ﴿۵۸﴾ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۭ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ﴿۵۹﴾ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۣ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۭ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ﴿۶۰﴾ ﴾ [2]

''یہ تو ہوئی سزا (یاد رکھو کہ) سرکشوں کے لیے بڑی بری جگہ ہے جو جہنم ہے جس میں وہ جائیں گے۔ کیا ہی برا بچھونا ہے۔ یہ ہے جہنم! پس اسے چکھو، گرم پانی اور پیپ ہے۔ اس کے علاوہ اور طرح طرح کے عذاب ہیں۔ یہ ایک قوم ہے جو تمہارے ساتھ (جہنم میں) جانے والی ہے، کوئی خوش آمدید ان کے لیے نہیں ہے، یہی تو جہنم میں جانے والے ہیں۔ وہ کہیں

---

[1] ۷/ الاعراف: ۳۸۔ [2] ۳۸/ ص: ۵۵-۶۰۔

گے: بلکہ تمہارے لیے بھی خوش آمدید نہیں ہے، تم ہی نے اس جہنم کو ہمارے لیے ہموار کیا ہے پس رہنے کی بڑی بری جگہ ہے۔''

۳: چمڑوں کا جلنا اور ان کی تبدیلی

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا ۖ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝٥٦ ﴾ [1]

''جن لوگوں نے ہماری آیات کا انکار کیا انہیں ہم یقیناً آگ میں ڈال دیں گے جب ان کی کھالیں جل جائیں گی ہم ان پر اور کھالیں چڑھا دیں گے، تا کہ وہ عذاب چکھتے رہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔''

۴: جہنم میں کافر کا جسم بڑا کر دیا جائے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ضِرْسُ الْكَافِرِ أَوْنَابُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ، وَغِلْظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ)) [2]

''کافر کا دانت یا اس کی کچلی احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] ٤/ النسآء: ٥٦۔

[2] مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها [illegible]

((اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَتَانِ وَ أَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا، وَ اِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ أُحُدٍ وَ اِنَّ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ)) [1]

''کافر کی کھال کی موٹائی بیالیس ہاتھ (۶۳ فٹ) ہوگی۔ اس کا ایک دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اس کے بیٹھنے کی جگہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیانی فاصلہ کے برابر (۴۱۰ کلومیٹر) ہوگی۔''

۵: پگھلانے کا عذاب

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۡ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۭ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۝ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ۝﴾ [2]

''یہ دونوں اپنے رب کے بارے میں اختلاف کرنے والے ہیں پس کافروں کے لیے آگ کے کپڑے پہنائے جائیں گے اور ان کے سروں کے اوپر سے سخت کھولتا ہوا پانی بہایا جائے گا جس سے ان کے پیٹ کی سب چیزیں اور کھالیں پگل جائیں گی۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ حَتّٰى يَخْلُصَ اِلٰى جَوْفِهٖ فَيَسْلُتُ مَا فِيْ جَوْفِهٖ حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ

[1] ترمذی، ابواب صفة جهنم، باب ماجاء فی عظم اهل النار، رقم:۲۵۷۷۔ وقال: هذا حدیث حسن صحیح۔ [2] ۲۲/ الحج: ۲۰۔

وَ هُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ)) 1

''کھولتا ہوا پانی کافروں کے سروں پر ڈالا جائے گا جو سر کو چھید کر پیٹ تک پہنچے گا اور پیٹ میں جو کچھ ہوگا اسے کاٹ ڈالے گا اور وہ سب کچھ قدموں میں جا گرے گا اور یہ ہے (لفظ) ''صہر'' (کی تفسیر)۔ اس سزا کے بعد کافر پھر اپنی حالت پر لوٹا دیا جائے گا۔''

۶: چہرے کو عذاب دے کر رسوا کیا جائے گا

چہروں کو عذاب دینے کی کئی شکلیں ہوں گی:

(ا) جہنمیوں کو اوندھے منہ چلایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ۭ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ۝﴾ 2

''اللہ تعالیٰ جس کی راہنمائی کرے وہ تو ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے، ناممکن ہے کہ تو اس کا مددگار اس کے سوا کسی اور کو پائے۔ ہم ایسے لوگوں کو قیامت کے دن اوندھے منہ چلائیں گے، کہ وہ اندھے، گونگے اور بہرے ہوں گے، ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا، جب کبھی وہ آگ بجھنے لگے گی ہم ان پر اسے اور بھڑکا دیں گے۔''

(ب) کفار کو اوندھے منہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔ فرمان الٰہی ہے:

---

1 ترمذی، ابواب صفة جهنم باب ماجاء فی صفة شراب اهل النار، رقم: ۲۵۸۲۔ قال الشیخ شعیب الارناؤوط فی جامع الاصول: سنده حسن۔

2 الاسراء ۹۷۔

﴿ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ ۖ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴾ [1]

''اور جو برائی لے کر آئیں گے وہ اوندھے منہ آگ میں جھونک دیے جائیں گے (اور کہا جائے گا) تمہیں انہی کاموں کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کرتے تھے۔''

(ج) چہرے جھلس دیے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ ﴾ [2]

''ان کے چہروں کو آگ جھلس رہی ہوگی اور وہ وہاں بدشکل بنے ہوئے ہوں گے۔''

(د) چہرے پر آگ کے شعلے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴾ [3]

''بھلا جو شخص روز قیامت کے بدترین عذاب کی سپر (ہاتھ بندے ہوئے ہونے کی وجہ سے) اپنے چہرے کو بنائے گا، (کیا یہ اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جو روز قیامت بالکل بے خوف اور امن میں ہوگا!) ظالموں سے کہا جائے گا کہ اپنے کیے کا مزہ چکھو۔''

(ھ) چہرے الٹنے پلٹنے کا عذاب۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ﴾ [4]

---

[1] ٢٧/ النمل ٩٠۔
[2] ٢٣/ المؤمنون: ١٠٤۔
[3] ٣٩/ الزمر: ٢٤۔
[4] ٣٣/ الاحزاب: ٦٦۔

"اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے (بھونے جائیں گے)۔ وہ کہیں گے کہ کاش ہم اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کر لیتے۔"

(و) منہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۝ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ۝ ﴾ [1]

"یقیناً مجرم گمراہی اور عذاب میں ہیں۔ قیامت کے دن وہ اپنے منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ) جہنم کی آگ لگنے کے مزے چکھو۔"

(ز) منہ سیاہ کیے جائیں گے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ ﴾ [2]

"جس دن بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض سیاہ، تو جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے ان سے کہا جائے گا: کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا؟ اب اپنے کفر کرنے کا عذاب چکھو۔"

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ مَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۖ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا ۚ

[1] القمر ٥٤/ ٤٧-٤٨ [2] آل عمران ٣/ ١٠٦

﴿ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴾ ❶

''اور جن لوگوں نے برے کام کیے، ان کی بدی کی سزا اس کے برابر ملے گی، ان پر ذلت چھا جائے گی، ان کو اللہ تعالیٰ سے کوئی نہیں بچا سکے گا گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کی سیاہی تھوپ دی گئی ہے۔ یہ لوگ جہنمی ہیں اور جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔''

(ح) چہرے روسٹ کر دیے جائیں گے۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴾ ❷

''اگر وہ (ظالم) فریاد رسی چاہیں گے تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا جو چہرے بھون دے گا۔ بڑا ہی برا پانی ہے اور بڑی بری آرام گاہ ہے۔''

۷: زنجیروں میں جکڑ کر گھسیٹا جائے گا

ارشاد الٰہی ہے:

﴿ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۙ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ۙ ﴾ ❸

''انہیں عنقریب حقیقتِ حال معلوم ہو جائے گی جب ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں ہوں گی، وہ گھسیٹے جائیں گے۔''

ایک اور آیت کریمہ میں ہے:

---

❶ ۱۰/ یونس: ۲۷۔ ❷ ۱۸/ الکهف: ۲۹۔

❸ ۴۰/ المؤمن: ۷۰، ۷۱۔

﴿ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغۡلٰلًا وَّسَعِيۡرًا ۝ ﴾ ❶

''یقیناً ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں، طوق اور شعلوں والی آگ تیار کر رکھی ہے۔''

۸: جہنم کی آگ کفار کا گھیراؤ کرے گی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيۡطَةٌ ۢ بِالۡكٰفِرِيۡنَ ۝ ﴾ ❷

''اور یقیناً جہنم کافروں کو گھیر لینے والی ہے۔''

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَهُمۡ مِّنۡ فَوۡقِهِمۡ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنۡ تَحۡتِهِمۡ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوۡنِ ۝ ﴾ ❸

''انہیں اوپر نیچے سے آگ کے سائبان ڈھانک رہے ہوں گے یہی (عذاب) ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈرا رہا ہے۔ اے میرے بندو! مجھ سے ڈرتے رہو۔''

ایک اور آیت کریمہ میں ارشاد ہے:

﴿ يَوۡمَ يَغۡشٰهُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ فَوۡقِهِمۡ وَمِنۡ تَحۡتِ اَرۡجُلِهِمۡ وَيَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝ ﴾ ❹

''اس دن انہیں ان کے اوپر نیچے سے عذاب ڈھانپ رہا ہوگا اور اللہ تعالیٰ

❶ ۷۶/ الدھر: ٤۔ ❷ ٩/ التوبة: ٤٩۔

❸ ٣٩/ الزمر: ١٦۔ ❹ ٢٩/ العنكبوت: ٥٥۔

فرمائے گا کہ اپنے اعمال کا مزہ چکھو۔"

ایک آیت میں جہنم کی قناتوں کا یوں تذکرہ ملتا ہے:

﴿ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ ﴾ [1]

"ظالموں کے لیے ہم نے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی۔"

۹: آگ دلوں پر چڑھ جائے گی

ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝ ﴾ [2]

"خبردار! یہ تو توڑ پھوڑ دینے والی آگ میں پھینک دیا جائے گا اور تجھے کیا معلوم کہ وہ آگ کیسی ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کی سلگائی ہوئی آگ ہے جو دلوں پر چڑھتی چلی جائے گی۔"

۱۰: انتڑیاں باہر نکل آئیں گی

لوگوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تلقین کرنے والے مگر خود عمل نہ کرنے والے کی سزا کے بیان میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((يُجَآءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ، فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ، فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ

---

[1] ١٨/ الكهف: ٢٩۔ [2] ١٠٤/ الهمزة: ٤-٧۔

عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا فُلَانُ مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتِيْهِ، وَ أَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيْهِ)) [1]

''روز قیامت ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اس کو آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کی انتڑیاں پیٹ سے باہر نکل کر آگ میں ہوں گی۔ وہ ان کے گرد ایسے گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے۔ جہنمی اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور استفسار کریں گے: ارے تمہارا یہ حال کیسے ہوا؟ کیا تو ہمیں نیکی کا حکم کرتا اور برائی سے روکتا نہیں تھا؟ وہ جواباً کہے گا: میں تمہیں نیکی کا حکم کرتا تھا مگر خود نیکی نہیں کرتا تھا تمہیں برائی سے روکتا تھا لیکن خود اس بدی کا ارتکاب کرتا تھا۔''

۱۱: زنجیروں میں پرو دیا جائے گا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۝ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۝ ﴾ [2]

''اسے پکڑ لو، اسے طوق پہنا دو، پھر اسے بھڑکتی ہوئی آگ کے گڑھے میں ڈال دو۔ اس کو ستر ہاتھ لمبی زنجیر میں پرو دو۔''

۱۲: ہتھوڑوں سے ان کی مرمت

جہنمیوں کو لوہے کے ہتھوڑوں سے پیٹا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة النار، وانها مخلوقة، رقم: ٣٢٦٧۔

[2] الحاقة: ٣٠ تا ٣٢

﴿ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ۝ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۙ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ﴾ ❶

''اور ان کی سزا کے لیے لوہے کے ہتھوڑے (گرز) ہوں گے۔ یہ جب بھی وہاں کی قید سے نکل بھاگنے کا ارادہ کریں گے وہیں لوٹا دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا: جلنے کا عذاب چکھو۔''

۱۳: باطل معبود بھی جہنم میں

ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ۝ ﴾ ❷

''اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن جن کی تم عبادت کرتے ہو سب جہنم کا ایندھن بنو گے، تم سب جہنم میں جانے والے ہو۔''

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ۝ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝ ﴾ ❸

''اور جو شخص رحمان کی یاد سے غفلت کرتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں وہی اس کا ساتھی رہتا ہے اور وہ (شیاطین) انہیں راہ راست سے روکتے ہیں اور یہ اسی خیال میں رہتے ہیں کہ یہ ہدایت یافتہ

---

❶ ۲۲/ الحج: [illegible] ❷ ۲۱/ الانبیاء: ۹۸۔ ❸ ۴۳/ الزخرف: ۳۶-۳۹۔

ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا: کاش! میرے اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب کی دوری ہوتی۔ بڑا برا ساتھی ہے۔ اور جب تم ظالم ٹھہر چکے ہو تو آج تم سب کا عذاب میں شریک ہونا ایک دوسرے کو فائدہ نہیں دے گا۔"

۱۴: حسی اور ذہنی سزائیں

ان سزاؤں کی کئی اقسام ہیں۔ چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

(ا) ان کی حسرتیں اور پشیمانیاں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ۗ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴾ [1]

"اور ہر شخص جس نے ظلم (شرک) کیا ہے، کے پاس اتنا کچھ ہو کہ ساری زمین بھر جائے تب بھی اس کو دے کر جان بچانے لگے (تو نہیں بچا سکے گا) اور جب عذاب کو دیکھیں گے تو اندر سے پریشان ہوں گے اور ان کا فیصلہ انصاف کے ساتھ ہوگا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔"

(ب) اپنے لیے بددعا کریں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ ﴾ [2]

"تو جس کا اعمال نامہ اس کی پشت کے پیچھے سے دیا جائے گا تو وہ موت بلانے لگے گا۔"

ایک اور جگہ پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[1] ۱۰/ یونس: ۵۴ [2] ۸۴/ الانشقاق: ۱۰، ۱۱

﴿ وَإِذَآ أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا ۝ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا ۝ ﴾ ❶

''اور جب یہ جہنم کی کسی تنگ جگہ میں مشکیں کس کر پھینک دیے جائیں گے تو وہاں اپنے لیے موت ہی موت پکاریں گے (ان سے کہا جائے گا) آج ایک موت نہ پکارو بلکہ بہت سی موتوں کو پکارو۔''

(ج) التجائیں اور وسیلے مسترد۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا ۚ رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ۝ ﴾ ❷

''اور وہ لوگ اس میں چلائیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمیں نکال لے، ہم اچھے کام کریں گے، اب وہ کام نہیں کریں گے جو (پہلے) کیا کرتے تھے (اللہ تعالیٰ فرمائے گا) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ جس کو سمجھنا ہوتا وہ سمجھ سکتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا تھا سو مزہ چکھو کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔''

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ ۝ رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ ۝ قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ ۝ ﴾ ❸

❶ ۲۵/ الفرقان: ۱۳-۱۴۔ ❷ ۳۵/ فاطر: ۳۷۔
❸ ۲۳/ المؤمنون: ۱۰۶-۱۰۸۔

”کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہماری بدبختی ہم پر غالب آ گئی، ہم تھے ہی گمراہ۔ اے ہمارے رب! ہمیں یہاں سے نجات دے اگر اب بھی ہم ایسا ہی کریں تو بے شک ہم ظالم ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھٹکارے ہوئے یہیں پڑے رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو۔“

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۝ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ ﴾ [1]

”اور جہنمی جہنم کے داروغوں سے عرض کریں گے کہ تم ہی اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ وہ کسی دن تو ہمارے عذاب میں کمی کر دے۔ وہ جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے رسول معجزے لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں آئے تھے۔ وہ (جہنم کے داروغے) کہیں گے کہ پھر تم ہی دعا کرو اور کافروں کی دعا محض بے اثر اور بے راہ ہے۔“

(د) ان کی ہنسی اڑائی جائے گی۔ کفار دنیا میں اہل ایمان کے ساتھ استہزا کیا کرتے تھے۔ قیامت کے دن ان سے بدلہ لیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۝ ﴾ [2]

”آج ایمان والے ان کفار پر ہنسیں گے۔“

---

[1] ٤٠/المؤمن: ٤٩-٥٠۔ [2] ٨٣/المطففين: ٣٤۔

۱۵: موت کی تمنا

جہنمی عذاب کی سختی سے چھٹکارا پانے کے لیے موت کی تمنا کریں گے حالانکہ دنیا میں موت کو ناپسند کرتے تھے۔ جہنمی جہنم کے مالک فرشتے سے عرض گزار ہوں گے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴾ [1]

''اور پکار پکار کر کہیں گے کہ اے مالک! تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کر دے، وہ کہے گا: تمہیں (یہیں ہمیشہ) رہنا ہے۔''

[1] ٤٣/ الزخرف: ٧٧۔

جہنمیوں کے ماکولات اور مشروبات

۱: جہنمیوں کے ماکولات

جہنمیوں کو کئی قسم کے کھانے دیے جائیں گے:

(ا) تھوہر (زقوم): تھوہر سخت بدبودار اور کڑوا درخت ہے۔ جہنمیوں کی سزا یہ ہوگی کہ ان کو تھوہر زبردستی کھلایا جائے گا وہ (جہنمی) اس کو سخت ناگواری اور مشقت سے نگلیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ۝ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ۝ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ۝ ﴾ [1]

”پھر تم اے گمراہو جھٹلانے والو! تھوہر کا درخت کھانے والے ہو اور اسی سے پیٹ بھرنے والے ہو۔“

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ۝ طَعَامُ الْاَثِيْمِ۝ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ۝ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ۝ ﴾ [2]

”یقیناً زقوم (تھوہر) کا درخت گناہ گار (فاسق و فاجر) کا کھانا ہے جو تلچھٹ کی طرح پیٹ میں یوں کھولے گا جیسے گرم پانی کھولتا ہے۔“

تھوہر پیٹ میں تیل کی تلچھٹ کی طرح ابلے گا جیسے پانی انتہائی درجہ حرارت پر جوش مارتا ہے۔ تھوہر کے درخت کی کیفیت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد

---

[1] ٥٦/ الواقعة: ٥١-٥٣۔ [2] ٤٤/ الدخان: ٤٣-٤٦۔

فرمایا:

﴿ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۝ ﴾ [1]

”کیا یہ مہمانی اچھی ہے یا تھوہر (زقوم) کا درخت؟ جسے ہم نے ظالموں کے لیے آزمائش بنا رکھا ہے۔ وہ درخت جہنم کی جڑ (تہہ) سے نکلتا ہے جس کے خوشے شیطانوں کے سروں کی طرح ہیں۔ وہ (جہنمی) اسی درخت میں سے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے پھر ان کے لیے اس پر گرم کھولتے پانی کی ملونی ہوگی (کھانے کے بعد کھولتا ہوا گرم پانی دیا جائے گا) پھر ان سب کا لوٹنا آگ کے گڑھے کی طرف ہوگا۔“

شیاطین کے سروں کی قباحت انسانی دلوں میں بیٹھ چکی ہے اگر چہ وہ ان کو دیکھتے نہیں ہیں۔

(ب) زخموں کی پیپ کی غلاظت (الغسلین)۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۝ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۝ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ۝ ﴾ [2]

”اور نہ سوائے زخموں کے دھوون کے اس کی کوئی غذا ہے۔ اسے مجرم ہی کھائیں گے۔“

[1] ٣٧/ الصافات: ٦٢-٦٨۔ [2] ٦٩/ الحاقة: ٣٥-٣٧۔

غسلین جہنم میں کفار کے جسموں کا دھوون ہے۔ بعض مفسرین کہتے ہیں کہ وہ جہنمیوں کی پیپ ہوگی گویا کہ ان کے زخموں کا دھوون ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ غسلین سے مراد وہ پانی اور خون ہے جو جہنمیوں کے گوشت پوست سے بہے گا (جبکہ بعض مفسرین نے یہ بھی کہا ہے کہ غسلین بھی جہنم کے ایک درخت کا نام ہی ہے)۔ (واللہ اعلم)

(ج) کانٹے دار گھاس اور جھاڑیاں (الضریع)۔ یہ ایک کانٹے دار پودا ہے جس کو قریش شبرق کہتے ہیں۔ ❶

جب یہ (شبرق پودا) خشک ہو جاتا ہے تو اس کو ضریع کہا جاتا ہے۔ یہ بدترین اور کڑوا ترین کھانا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ ۝ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ۝ ﴾ ❷

''ان کے لیے سوائے کانٹے دار درختوں کے اور کچھ کھانا نہ ہوگا۔ جو نہ تو موٹا کرے (طاقت دے) گا اور نہ بھوک مٹائے گا۔''

(د) گلے میں اٹک جانے والا کھانا (طعاما ذاغصة)۔

یہ کھانا حلق میں جا کر چپک جائے گا نہ آگے جائے گا نہ پیچھے آئے گا۔ بعض مفسرین کے نزدیک ذاغصة سے مراد زقوم اور ضریع کے مذکورہ درخت ہی ہیں۔ تو جب وہ ضریع، زقوم اور غسلین جیسا بدبودار کھانا کھائیں گے تو یہ اپنی قباحت، بگھاڑ اور بدبودار ہونے کی وجہ سے گلے میں پھنس جائے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

❶ عربی زبان میں ٹکڑے ٹکڑے کیے ہوئے کپڑے کو بھی شبرق کہتے ہیں۔ مترجم

❷ الغاشیۃ: ۸۸/ ۶، ۷

﴿ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۝ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝ ﴾ ❶

''ہمارے پاس سخت بیڑیاں اور سلگتی ہوئی جہنم ہے، حلق میں اٹکنے والا کھانا اور دردناک عذاب ہے۔''

(ھ) آگ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝ ﴾ ❷

''جو لوگ ناحق ظلم سے یتیموں کا مال کھا جاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھر رہے ہیں اور وہ عنقریب دوزخ میں جائیں گے۔''

ایک اور مقام پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ ﴾ ❸

''جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب چھپاتے ہیں اور تھوڑی تھوڑی سی قیمت پر بیچتے ہیں یقین مانو یہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں۔''

۲: جہنمیوں کے مشروبات

اہل جہنم کے لیے کئی قسم کے مشروبات ہوں گے:

(ا) کھولتا ہوا پانی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ۝ ﴾ ❹

❶ ۷۳/ المزمل ۱۲، ۱۳۔ ❷ ٤/ النسآء: ۱۰۔

❸ ۲/ البقرۃ: ۱۷۴۔ ❹ ٤٧/ محمد: ۱۵۔

”اور ان (جہنمیوں) کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کو پاش پاش کر دے گا۔“

ایک اور جگہ اس پانی کی حرارت کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ۝ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ۝ ﴾ [1]

”ان کے سروں کے اوپر سے کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا جس سے ان کے پیٹ کی سب چیزیں اور کھالیں گلا دی جائیں گی۔“

(ب) زخموں اور پیٹوں سے بہنے والی پیپ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۝ مِنْ وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ ۝ يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِنْ وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ ۝ ﴾ [2]

”انہوں نے فیصلہ طلب کیا اور ہر سرکش ضدی نامراد ہو گیا، اس کے سامنے جہنم ہے جہاں اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا جسے بمشکل گھونٹ گھونٹ پیئے گا۔ پھر بھی اسے گلے سے اتار نہ سکے گا اور ہر طرف سے موت آتی دکھائی دے گی لیکن وہ (اب) مرنے والا نہیں۔ پھر اس کے پیچھے بھی سخت عذاب ہے۔“

(ج) تیل کی تلچھٹ کی طرح کھولتا ہوا پانی (ماء کالمهل)۔ یہ گاڑھا، سیاہ، گرم اور بدبودار پانی ہوتا ہے جب کافر اس کو پینے کا ارادہ کر کے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو یہ اس کو بھون ڈالے گا حتی کہ اس کے منہ کا چمڑا اتر کر اس پانی میں گر جائے گا۔

---

[1] الحج ۲۲/۱۹-۲۰ [2] ابراهيم ۱۴/۱۵-۱۷

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاۗءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَاۗءَتْ مُرْتَفَقًا ﴾ ❶

''ہم نے ظالموں کے لیے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا جو چہرے بھون ڈالے گا۔ بڑا ہی برا پانی ہے اور بڑی بری آرام گاہ ہے۔''

(د) سیاہ، زہریلا اور بدبودار مشروب (غساق)۔ یہ انتہائی ٹھنڈا ترین مشروب ہے۔ یہ جہنمیوں کو اپنی ٹھنڈک سے جلا ڈالے گا جیسے آگ اپنی حرارت سے ان کو جلا ڈالے گی، یہ زمہریر ہے۔ یہ (غساق) جہنمیوں کی پیپ، پسینہ، زخموں سے بہنے والا خون اور آنسوؤں کا مجموعہ ہے جو یخ ٹھنڈا اور بدبودار ہوگا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۙ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۙ ﴾ ❷

''نہ اس میں کبھی خنکی کا مزہ چکھیں گے نہ پانی کا، سوائے گرم پانی اور غساق کے۔''

ایک اور آیت کریمہ میں ہے:

﴿ هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ۙ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ۭ ﴾ ❸

''یہ ہے، پس اسے چکھو، گرم پانی اور غساق اور اس کے علاوہ طرح طرح کے عذاب۔''

---

❶ [illegible] ❷ ٧٨/ النبأ: ٢٤-٢٥۔ ❸ ٣٨/ صٓ: ٥٧-٥٨۔

(ھ) عین انیة۔ جب کوئی چیز درجہ حرارت میں اس حد تک پہنچ گئی ہو کہ کوئی بھی چیز اس سے زیادہ گرم نہ ہو تو عرب کہتے ہیں: قَدْاٰنَ حَرُّہٗ (اس کی حرارت انتہا کو پہنچ گئی ہے)۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ خَاشِعَةٌ ۙ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۙ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۙ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۗ ﴾ [1]

''اس دن بہت سے چہرے ذلیل ہوں گے، محنت کرنے والے تھکے ہوئے ہوں گے، وہ دہکتی آگ میں جائیں گے اور نہایت گرم چشمے کا پانی ان کو پلایا جائے گا۔''

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۚ ﴾ [2]

''وہ (جہنمی) اس (جہنم) کے اور انتہائی گرم کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان چکر کھائیں گے۔''

(و) جہنمیوں کا پسینہ (طینة الخبال): حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، اِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ عِرْقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ)) [3]

[1] ۸۸/ الغاشية: ۲-۵ [2] ۵۵/ الرحمٰن: ٤۔

[3] مسلم، كتاب الاشربة، باب بيان ان كل مسكر خمر وان كل خمر حرام، رقم: ۵۲۱۷۔

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا عہد ہے کہ جو بھی نشہ آور مشروب پیئے گا وہ اسے طینة الخبال پلائے گا۔ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! طینة الخبال کیا ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جہنمیوں کا پسینہ۔''

جہنمیوں کے ملبوسات

اہل جہنم کو کئی قسم کے لباس پہنائے جائیں گے:

(ا) آگ کے کپڑے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ﴾ [1]

''کفار کے لیے آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے۔''

(ب) گندھک (القطران)۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْأَصْفَادِ ۝ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۝ ﴾ [2]

''تو اس دن مجرموں کو دیکھے گا کہ وہ زنجیروں میں ملے جلے ایک ہی جگہ جکڑے ہوئے ہوں گے۔ ان کے لباس گندھک کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں پر بھی چڑھی ہوئی ہوگی۔''

عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بیان فرماتے ہیں کہ قطران سے مراد پگھلا ہوا گرم سیسہ ہے۔

(ج) خارش کا کرتہ (الجرب)۔ ابو مالک اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

---

[1] ۲۲/ الحج: ۱۹۔ [2] ۱۴/ ابراهیم: ۴۹-۵۰۔

((اَرْبَعٌ فِی اُمَّتِی مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ: اَلْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ، وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ، وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ وَ قَالَ: اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ عَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَ دِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ)) [1]

''میری امت میں جاہلیت کے چار کام ایسے ہیں جنہیں لوگ نہیں چھوڑیں گے: اپنے حسب پر فخر کرنا، دوسروں کے نسب پر طعنہ زنی کرنا، ستاروں سے بارش طلب کرنا اور فوت ہونے والوں پر بین (نوحہ) کرنا۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نوحہ کرنے والی عورت اگر مرنے سے پہلے توبہ نہیں کرے گی تو اسے قیامت کے روز کھڑا کر کے گندھک کا پائجامہ (شلوار) اور خارش کا کرتہ پہنایا جائے گا۔''
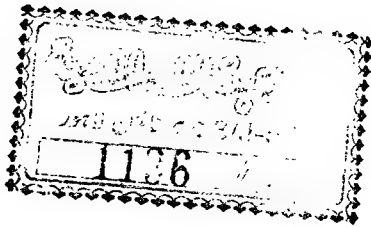
تفسیر ابن کثیر

امام المفسرین حافظ عماد الدین

ابو الفدا اسمٰعیل بن عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ

المتوفی ۷۷۴ھ

ترجمہ

امام العصر مولانا محمد جوناگڑھی رحمہ اللہ
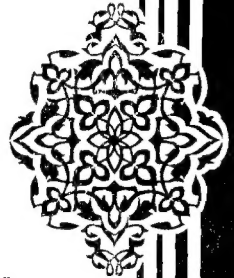
تخریج
کامران طاہر

تحقیق و نظر ثانی
حافظ زبیر علی زئی

تقریظ
ابو الحسن مبشر احمد ربانی
حافظ صلاح الدین یوسف

☆ تمام آیات قرآنیہ، احادیث کریمہ کی مکمل تخریج و تحقیق کا اہتمام
☆ خوبصورت سرورق، معیاری طباعت، بہترین کاغذ، مناسب قیمت

مکتبہ اسلامیہ

لاہور بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار فون: 042-7244973

فیصل آباد بیرون امین پور بازار کوتوالی روڈ فون: 041-2631204

سیرت کے قارئین کے لیے سدا بہار اور انمول تحفہ

رحمۃ للعالمین

تالیف

قاضی محمد سلیمان سلمان منصورپوری

اس کتاب میں قرآن و سنت،
قدیم صحف سماوی (تورات، زبور، انجیل)
اور غیر آسمانی مذہبی کتب سے آخر الزماں
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت بیان کی گئی ہے
اور یہود، ہنود اور نصاریٰ کے
اعتراضات کا مکمل رد کیا گیا ہے۔

قدیم طبع (1921ء-1933ء) سے تقابل کے بعد تصحیح شدہ اڈیشن

4 مختلف اڈیشن میں دستیاب ہے

مکتبہ اسلامیہ

لاہور بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار فون: 042-7244973

فیصل آباد بیرون امین پور بازار کوتوالی روڈ فون: 041-2631204

جہنم اور جہنمیوں کے احوال